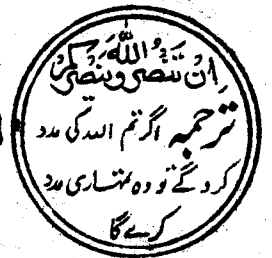




مجلس کزیر خرب انصار بھیر پنجاب کا علمی، ادبی، تاریخی



پندرہ روزہ

شرح چند سالانہ

معاونین سے دور رسیم
عوام سے ڈیڑھ رسیم
برباد مالک غیر سے سوا دو رسیم
نارنجیائے اشاعت
سرانجیزی ماہ کی یکم و ۱۰ کو بھیر
پنجاب سے شائع ہوا ہے
فی پرچہ ۱

اغرض و مقادیر

۱- صحیح اسلامی اصولوں کے تحت
مسلم فوجوں کی عسکری تنظیم
۲- تبلیغ و اشاعت و تحفظ اسلام
۳- احیاء و اشاعت علوم دینیہ
نذرانیہ دارالعلوم عزیزہ
۴- اصلاح رسوم و بائع
شرعیات اسلامیہ

شمس السلام

جدیدہ

مدینہ،
ظہور احمد بگوی

جلد ۱ بھیر پنجاب ۲۲ ربیع الثانی ۱۳۵۹ھ مطابق یکم جون ۱۹۴۰ء نمبر ۲۶

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۱	ملاحظات	۲
۲	موس قیادت	۳
۳	الانقلابیہ علی الافتتاحیہ	۵
۴	امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی	۸
۵	تاریخ و عبر	۹
۶	سجبت و مذاکرہ	۱۲
۷	حبنا کتاب اللہ	۱۴
۸	گناہوں کی درگاہ	۱۵
	اولیہ	
	خجاب مولانا محمد حسین صاحب شوق پیلانی	
	خجاب مولانا محمد عالم صاحب آسی (امر شری)	
	خجاب حافظ مولوی سید محمد علی صاحب مظاہری سہا پور	
	رامخوذا	
	رامخوذا	
	خجاب حبیب صاحب مجددی	
	رامخوذا	

جملہ خط و کتابت ترسیل ربنامہ منیجر شمس السلام بھیر پنجاب ہونی چاہیے

ملاحظہ فرمائے

امیر حزب الانصار کا طویل تبلیغی دورہ

حضرت امیر حزب الانصارین اہ سے مسلسل تبلیغی دورہ میں مصروف ہیں اسی لئے شمس الاسلام کی ترتیب

ذوالحجۃ کا کام بھی تسلی بخش طریقہ سے نہیں سورا۔ کوٹ نجیب الداور ٹیکسل کے جلسوں سے فارغ ہو کر آپ کمر و پیکار کا شریعت لے گئے، وہاں حزب الانصار کا تبلیغی جلسہ آپ کی صدارت میں منعقد ہوا۔

حضرت مولانا محمد صاحب شیخ الجامعہ عباسیہ، مولانا منیر شاہ صاحب، مولانا عبدالرحمن صاحب میانوی، دیگر کئی علماء کی بصیرت افروز تقریر ہوئی۔ دیگر کئی علماء کی بصیرت افروز تقریر ہوئی۔ ۱۰ اومسی دو روز شاندار جلسے جامع مسجد جمیلانوالی کمر و پیکار میں منعقد ہوتے سے تاخرین کی تعداد وعدہ سے متجاوز تھی جلسہ کی کامیابی کا سہرا حزب الانصار کمر و پیکار کے باہمت کا کہن جناب مولوی محمد سعید صاحب جیلہ کے سر جو کمر و پیکار ضلع ملتان کے بعد نظام ویسی دین رضیع ملتان حزب الانصار کی سرپرستی تبلیغی جلسہ منعقد ہوا۔ ویسی دین کا قریہ کمر و پیکار سے سولہ میل کے فاصلہ پر واقع ہے علاقہ بھر میں فضل کا سب سے بڑا مرکز ہے ویسی دین میں مولانا عبدالرحمن میانوی اور امیر حزب الانصار کی تقریر نے فضل کی حقیقت واضح کر دی اور وعدہ دینا فی مسلمان جدید مذہبی فتنوں سے آگاہ ہو کر ایمانی ملاکت سے بچ گئے۔ ویسی دین سے واپسی مجلس حزب اللہ جہاؤل پور کی دعوت پر جہاؤل پور کے ایک جلسہ میں مولانا منیر شاہ صاحب، مولانا عبدالرحمن صاحب کی تقریر کے بعد امیر حزب الانصار نے مسلمانوں کو ان کے صحیح نصب العین سے متوجہ فرمایا آگاہ کیا۔

حزب الانصار کراچی کی دعوت پر حضرت امیر حزب الانصارین قاتل مولانا عبدالرحمن صاحب میانوی، امیٹی کو کراچی پہنچے۔ پہلے پشیم کراچی پر فوج محمدی کے رضا کار دیگر مخزن شہر استقبال کے لئے موجود تھے۔ جناب فضل کریم صاحب فاضل امیر العساکر، حاجی غلام حسین صاحب ناظم تبلیغ، جناب سرفراز خان صاحب ناظم دفتر

سکندر خان، فیروز خان، ناظم فوج، دوران خان صاحب ناظم محمد حسین صاحب امیر العساکر، غلام محمد صاحب و دیگر افسران فوج محمدی کی سرگرمی و مساعی جمیلہ قابلِ داد ہیں۔ فوج محمدی کی سرپرستی میں کراچی شہر میں متعدد شاندار تبلیغی جلسے منعقد ہوئے۔ سیرا پر لائن، حونا مارکیٹ، چاکلی واڑہ، کھارادر، رگھوڑ لائن اور کیمپ میں ۲۵ مئی تک جلسے منعقد ہو چکے ہیں حضرت امیر حزب الانصار کی محرکات الاراقیہ نے کراچی میں بیداری کی حیرت انگیز لہر پیدا کر دی ہے۔ خاکساری حلقوں نے جلسوں کو کامیاب بنانے کی سعی کی۔ بکراں کو اپنی مساعی میں ناکامی ہوئی۔ کراچی کے علماء میں سے مولانا امیر الحق صاحب امام مسجد جامع قصاباں صدر، مولانا ظہور الحسن درس سابق قاضی عدالت خاں لال۔ مولانا حافظ غلام رسول صاحب امام مسجد سولہ بازار، مولانا حافظ خان محمد صاحب، مولانا افضل الرحمن صاحب، شکر یک فوج محمدی کی اعانت و سرپرستی کا اعلان کر چکے ہیں کراچی کے مسلم نوجوان کثیر تعداد میں فوج محمدی میں بھرتی ہو رہے ہیں۔

فالحمد لله على ذلك

حزب الانصار کی سرپرستی میں دارالعلوم ہنزیہ بکھرے تعلیم الاسلام مدرسہ عربیہ دارین، مدرسہ لغمانیہ کمر و پیکار دینی خدمت میں مصروف ہیں مسلمانوں کو چیلہ پٹے کان مدراس کی امداد کے ثواب و این حاصل کریں۔

”فوج محمدی“ کی کارگزاری

فوج محمدی کے انصار کی اطلاعات ملک کے طول و عرض سے موصول ہوتی رہتی ہیں۔ تمام مراسلات کے اندراج کے لئے اس مختصر جریہ کے صفحات ناکافی ہیں۔ مختصر طور پر کیفیت درج کی جاتی ہے۔ خصوصاً یوپی میں فوج محمدی کی بھرتی، ضلع مراد آباد، میرٹھ، ویرلی کے اطراف واکٹ میں ہوس رہی ہے اور وہ میں فوج محمدی کے انصار کی تعداد سینکڑوں تک پہنچ چکی ہے جس

میں بڑے بڑے فضلاء و اکابر شوق سے شامل ہو رہے ہیں حضرت صاحب
فخر الزمان صاحب کاتبین دورہ ان اضلاع میں بے حد کامیاب رہا
کانپور میں بھی جماعت کی طرف سے عمل ہو رہا ہے لکھنؤ کی عجت
کو چاہئے کہ مزید سرگرمی سے کام کرے اور صہبہ کے طول و عرض میں
جماعت کی شاخیں قائم کرے۔
ننگال میں، ڈھاکہ و کلکتہ وغیرہ میں جماعت کے ساتھ پرسی
والے اکابر کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اور انصار سپاہیوں میں

دولہ عمل پیر ہوا ہے دُعا کہ میں مولانا ذکریا احمد صاحب د مولانا
ظفر احمد صاحب ثنائی کی تقاریر بے حد خوشنما ثابت ہوئیں۔
جناب محمد عبدالرحمن صاحب ناعزلنگی ناظم فوج اور ڈاکٹر محمد شہید
صاحب کی سماعی جمیلہ لائق تحسین ہیں۔

کابل کے حق و صداقت کا پس

ہوس قیادت

مع اهریئے راز دار دیں شدہ است

ع رسیدہ بود بلائے دے بخر گذشت »
 اور بعض مریض جن کا مرض ذرا تیز ہوا ہے ان کی موصی قیادت کا حلقہ
 اثر کو جمع ہو جاتا ہے۔ ان کے ماننے والوں کی حرارت ایمانی کا پابا بھی
 سو سے بڑھتا ہو جاتا ہے اور وہ اس کی سرانپ شناس کو فخر و
 خداوندی کا درجہ دیدیتے ہیں تو پھر حق تعالیٰ کے فائدہ صاحب ایسے
 ماحول میں بہت جلد آپ سے باہر ہو جاتے ہیں۔ بات بات پر تنویر
 برائے ہوئے، رگیں پھیل سوئی منہ سے کف بہتی ہوئی مساندین قیادت
 کی سرکونی کی اسکیمیں مرتب کرنے میں کھو جاتے ہیں۔

اس وقت اس کے قول و عمل کا سرورہ انسانی اعقل احتساب کے کمزور اور نحیف بچوں سے خلاصی حاصل کر لیتا ہے۔ اور اس کی عملی اور احکامی زندگی سرگوشہ پر ایمانی رمق رکھنے والوں کی باز پرسانہ گرفت ڈھیلی پڑ جاتی ہے تو ایسے فائدہ کی شامت اعمال صورتِ نادار کی آخری سرحدوں کو عبور کرنے کی سعی میں نہمک ہو جاتی ہے۔ اور لیڈری کا دورہ پڑنا شروع ہو جاتا ہے پھر کیا ہے؟ ایک سی حکم سے قائد زورہ اور کم کردہ رہ سرووں کے کدال خدمتِ خلق کرتے ہوئے ملکوئی جبرٹوں سے ٹکرا کر انہیں پاش پاش کر دیتے ہیں۔ اور ججز کے طور پر بے اختیار منہ سے نکلتا ہے۔ اے میرے مسخوڑ المللا کہ جنتی محبوب! منہ نہ موڑ یہ میری

دوستوں! دینا پس یوں تو آپ نے بہت سی مہلک مرضوں کے نام سنے ہونگے جن کی وجہ سے انسان پر کسی وقت غشی اور بوقونی کے ایسے دورے پڑتے ہیں کہ انسان عقل و خرد کی متاع عزیز سے بھی بالکل فارغ اہمال ہو جاتا ہے، مثلاً مرگی کا دورہ، اختلاج قلب کا دورہ، سپٹیریا کا دورہ، شایہ آپ نے کبھی اس بات پر غور نہ فرمایا ہوگا کہ بعض اوقات بعض شخصوں کو لیڈری اور یوں قیادت کے دورے بھی پڑتے ہیں اور یہ جو خراہی کہ مرض اس قدر مہلک ہے کہ "سرجائے اور مرض نہ جائے" خدا بچائے اس سے کیونکہ دوسری مہلک امراض کا مہلک اثر تو بلا واسطہ اس شخص پر پڑتا ہے جو بہت سی سے اس میں مبتلا ہوتا ہے۔ اور کبھی کبھار بعض امراض کا اثر بلا واسطہ دوسرے چند اور آدمیوں کو اپنے معدود واسن کی وسعتوں میں پھیلتا ہے، مثلاً نیم حکم، "خطرہ ایمان ملا"، سانپ کے کا تیل پیچنے والے اٹھائیگرے، لیکن لیڈری کا مرض اس قدر خطرناک ہے کہ جب کسی شخص کے دماغ پر اس کا اثر ہو جاتا ہے تو اگر وہ لیڈ صاحب بھی مذکورۃ الصدر اقسام کی امراض کے درمیان ہو تو اس کا نتیجہ تو اغلب اوقات یہ ہوتا ہے کہ کسی غریب فرصت میں لیڈ صاحب تنہا کھنڈے کھنڈے جیل کی ہوا کھانے چلے جاتے ہیں اور پھر ع — کس معنی پرسد کہ بھیا کون ہو" والا معاملہ ہوتا ہے

آخری سلامی ہے ضرور لیتا جاے

وائے اس شخص کی قسمت جو تجھے پیدا کرے

لمائے اس شخص کی قسمت جو تجھے یاد رہے

اس محشر خیز سنگامہ کی انتہا انسانی خون کی ندیاں، لالہ زار زمین،

جھیلن سینے، لہو میں نہائی ہوئی لاشیں، مار دھاڑ، آہ و کراہ موت

سہی مکمل خاموشی پر ہوتی ہے۔ ع لیتا جا یہ میری سوغائیں،

یڈری بغیر ہاتھ کی انگلی ملوث کئے کنارے پر کھڑی ہوئی فخریہ

انداز میں سکراری ہے۔ اے آخری وقت میں کوئی چیز یاد ہے

تو یہ آہ میری ختمی ع قیاس کن زنگستان من بہار مرا

ایک دفعہ حلال خوروں کی بڑھیا ماں عدم گنج سدھار گئی،

اور ایک دوست کے پیش پر اس کے راکے کہنے لگے، داتا

کیا پوچھتے ہو بڑی ایمان والی تھی اس کے نام کی قسم مرنے دم تک حقہ

کی نال منہ سے جدا نہیں کی اور جب روح نفیس عفری سے پرواز
کرنے لگی۔ تو بس تین دفعہ منہ سے نہایت پرسوز آواز نکلی۔ آہ
حقّی حقّی حقّی اور منہ مشرق کی طرف مڑ گیا۔ سبحان اللہ کیا انداز
لوگ بھی کہیں جھپٹے ہیں۔

خیال تھا کہ راہ سے بھولے بھٹکے ہوئے خدا کے بندے شایب

دوست دشمن کی تیز کرنے کے قابل ہو سکیں اور کہیں سے

یاں قافلہ لٹا جس اب باں سچلی ایل۔ تو آپ ہی کہو جگا کہ نزل تو نہیں

لیکن ع خون ٹپک پڑا نگہ انتظار سے من بضر اللہ فلا ہادی لا

کافر ان خداوندی بھی کس قد سچا اور مضبوط نتیجہ دی ڈھاک کہ تین پٹ

اب خوف ہے تو صرف اس بات کا کہیں قوم بجز اس ہو کر اپنے سپہ اور

ورد مند دل کھٹے ڈالے خدام سبھی سزاوے کا اعلان نہ کر دے اور ہمیشہ

کے لئے دینی اور ملی حیات پر موت کی چاند نہ اڑھلے خدا یہ دن نر لگے

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد (محمد حسین شوق محمودی پلا نوی)

تبلیغی کتابیں

المشرقی علی المشرقی، طبع اول تو دو صفحات ۱۲ یعنی مشرقی

کے عقائد اور اس کی تحریک کیمالات افغان نشان سرحد آزاد اور ہندوستان کے

تقریباً ہر خیال کے اکابر علماء و مشائخ اور اہل قلم حضرات کے تبصروں،

بیانات اور فتادی مقتدر مجالس کے فیصلوں اور مشرقی کے متعلق

مصری ذہن کی اخبارات کی رائے کا نا بلقذر مجموعہ قیمت ۴۰ محمولہ ایک

فی سینکڑہ پندرہ پچاس کتاب کی قیمت ۸ پچیسے علاوہ محمولہ ایک

اجتناب احتضیم صد علماء کا متفقہ دوبارہ عدم جواز نکاح

سنبہ باشیعہ اسکے علاوہ شیعہ و مزارائی مذہب کے کفریہ عقائد بھی واضح طور

پر بیان کئے گئے ہیں۔

قیمت پانچ آنہ

کشف التلبیس مصنفہ مولانا سید ولایت حسین شاہ صاحب

دیوری، یہ کتاب شیعوں کے مشہور رسالہ نور ایمان کے جواب میں لکھی

گئی ہے شیعوں کا یہ رسالہ لاکھوں کی تعداد میں طبع ہو کر ہزار ہا سنی

نوجوانوں کی گمراہی کا باعث بن چکا ہے شیعہ رؤسا کی طرف سے

سینیوں میں مفت تقسیم ہوتا رہتا ہے شیعوں کی اس ظلمت کفر کا

عقلی و نقلی دلائل سے مذہب پر ایمان تبلیغ روا اس کتاب میں موجود

ہے شیعوں کے تمام مطاعن و اعتراضات کے جوابات دئے گئے

ہیں قیمت حصہ اول ۴۰ حصہ دوم ۴۰ حصہ سوم ۴۰ مکمل طلب کرنے

پر قیمت ۱۲

(محمولہ ایک علاوہ)

منیجر شمس الاسلام بھیرہ (پنجاب)

الانتباهية على الافتتاحية

مشرقی کا تذکرہ غلط

(سلسلہ اشاعت یکم مارچ سنہ ۱۹۷۰ء)

نعت رسول

ہمزہ کو دو مقامات پر ساقط کیا گیا ہے۔

(۷۷) اصلاح التیمیم (۲: ۵) یہ مرکب اضافی بے تعلق ہے

(۷۸) بل سبق علمنا علی ما نحن علیہ اسباقاً تاماً (۵: ۵)

اس فقرے میں اسباقاً تاماً غیر متعلق ہے

(۷۹) اصلی علیہم صلوة الرجل المتحیر واحد هم

بتحسین الموضع المتشکر (۱۰: ۵) اس کا لفظی ترجمہ یوں ہے

کہ میں انبیاء پر درود بھیجتا ہوں اس آدمی کی طرح جو حیران ہے اور

میں ان کی تکریم کرتا ہوں ساتھ آفرین کرنے شکر گزار آدمی

کے۔ اس فقرے کا مضمون عقل سلیم کے نزدیک فضول ہے

(۸۰) اصلحو بال ارضنا (۱۰: ۱۰) انہوں نے ہماری زمین کے حال کو

درست کیا۔ یہ فقرہ بھی ایجاد مشرقی ہے۔

(۸۱) صلواتنا و سلامنا علیہم (۳: ۵) معطوف علیہ کو بیوجہ

جمع بنا دیا گیا ہے

(۸۲) لا تشک فی ان هذه الانبياء (۱۱: ۵) هذه کا استعمال

اس جگہ غلط ہے۔

(۸۳) لا بد من کون بناوہ علی اساس واحد (۱۳: ۵) یہ فقرہ

کسی نو تعلیم متبذی کا معلوم ہوتا ہے

(۸۴) جامع الناس ولا قارق (۱۴: ۵) یہ دین کی تشریح معلوم

ہوتی ہے مگر لفظی تعلق اس سے قطعاً نہیں۔

(۸۵) استکمالہ قوی الفطرة (۱۱: ۶) استکمال طلب کے معنی

میں لیا جائے تو مضمون خراب ہو جاتا ہے۔

(۸۶) لا احیاء العالم (۶: ۶) اس استثناء کا متشنا سنہ ما قبل

میں صحیح طور پر کوئی لفظ قرار نہیں دیا جاسکتا۔

(۶۷) امام المخبیرین (۱۸: ۲) مخبرین اگر اسم فاعل ہو تو خبرات دینے

والوں کے معنی میں استعمال ہوتا ہے اسم مفعول ہو تو وہ شخص

مراد ہوتے ہیں جن کو اختیار دیا گیا ہو اور اس مقام پر دونوں معنوں

نہیں ہیں۔

(۶۸) بتل خوفهم بمقام امین (۲: ۲) اعد للطائفین

(۲: ۲) معلوم نہیں کہ اس سے کیا مراد ہے

(۶۹) يقولون به لشعبين (۲: ۲) اپنے اقبل سے بے تعلق ہے

(۷۰) اصلیه (۵: ۲) میں اس پر درود بھیجتا ہوں۔ مگر اس کا اصلی

معنی یہ ہے کہ میں اس کو آگ میں داخل کرتا ہوں۔ صلوة کے

لفظ کو مشرقی استعمال کرنا نہیں جانتا۔

(۷۱) سلك سبل ربه طوعاً و ذللاً (۶: ۲) طوعاً کے بعد

ذللاً کا استعمال قابل تصحیح ہے

(۷۲) لجنه مقاما جللاً (۷: ۲) جلل کا لفظ غیر متعلق ہے

(۷۳) و جیہانی الدنيا وما لولها (۷: ۲) انسان کے لئے مآثر

کا لفظ استعمال نہیں ہوتا۔

(۷۴) وعلى النبی البالغ فی امرہ (۹: ۲) پہلے تو بالغ فی امرہ

کا لفظ مخدوش ہے۔۔۔۔۔ دوم علی النبی کا عطف علی من

کا مثیل لہ پڑ گیا ہے مگر صحیح نہیں کیونکہ اسکا معطوف

اور معطوف علیہ سے مراد صرف ایک ہستی ہے مگر عبارت کا تقاضا

یہ ہے کہ دو ہستیاں تسلیم کی جائیں۔

(۷۵) حتی الفضلاء المتکبرون (۸: ۲) یہاں حتی عاطفہ ہے

مگر معطوف علیہ مجرد ہے اور یہ نزع

(۷۶) الفوق عنہا الزوا وجلباب السور والخفا (۱۹: ۲) بلاوجہ

(۸۷) و بما جاء والا لند کیر لبعافنی الانسان (۷:۶)
اس فقرے میں عرب جا کا استعمال غلط ہے۔

(۸۸) تفرقوا فرعم تا یجدہم وسلم و متبعین بہم
(۱۱:۶) اس فقرے کی ترکیب بالکل غلط ہے۔

(۸۹) دلیلاً علی وحدۃ الخاطب والخطاب (۱۱:۶) غائب
محاورے میں خارج کی درخواست کرنے والے کو کہتے ہیں، مگر یہاں
مراد مخاطب ہے۔ تعجب یہ ہے کہ مخاطب اور خطاب دونوں کو
متحد قرار دیا گیا ہے۔

پیغمبروں کی پرورش (دفٹے) اچھ صفحہ تک مشرقی نے
اصرت میں خبریں بیان کی تھیں، اول
... حمد باری تعالیٰ جن میں حمد کے لفظ کو بار بار دہرا کر بے لطف کر دیا
ہے۔ اور جو حمد کی وجوہات پیش کی ہیں وہ بھی تعجب خیز ہیں۔ دوم نبوت
رسول جن میں صلوة و سلام کا استعمال کتاباً بے صورت میں پیش کیا ہے
سوم جنات الارض اور جنات الخلد میں فرق کرنا دیتا ہے کہ دنیا و
آخرت میں وہ لوگ جنت کے خمدار ہو گئے جو حکومت کرتے ہیں اور اگر
یہ اصول تسلیم کیا جائے تو سلاطین اسلام بلکہ روئے زمین کے تمام
بادشاہ جنت کے خمدار ہوں گے اور باقی رعایا دوزخ میں پڑ گئی۔ غالباً
مشرقی خود بھی انہیں میں ہو گا۔

اب یہاں سے اس نے یہ شروع کیا ہے کہ مسلمانوں نے
اپنے نبیوں کی پرورش شروع کر دی ہے اور خدا کی پرورش چھوڑ دی ہے
بلکہ وہ طاغوت اور صنم پرستی تک پہنچ گئے ہیں۔

(۹۰) جامع الاثنان والاحزاب (۷:۷) بے لطف فقرہ
(۹۱) اشی کو فتر خوا فلات حین مناص (۴:۷) اس فقرے
کا آخری حصہ غیر موزوں ہے۔

(۹۲) هل لکم من محییض عن ان تولوا الیہ (۷:۷) اس
فقرے کا مطلب یہ ہے کہ اے شرک مسلمانو! کیا تمہیں کوئی
جائے پناہ مل سکے، جسے کہ تم خدا کی طرف متوجہ ہو جاؤ۔ گویا مشرقی
کے نزدیک مسلمان شرک سے بھاگتے ہوئے پناہ گیر ہونا چاہتے
ہیں اور انہیں پناہ نہیں ملتی اور یہ تحلیل ایک نئے انداز پر پیدا کیا
ہے جسکی تحریفیں اہل مغرب کے دلوں کی نہیں کر سکتا یہ بھی یاد

رہے کہ تو بڑا فعل امر ہے اس پر ان کا داخل غلط ہے۔

(۹۳) صاحب الحول والجلال (۸:۷) غالباً یہ حکم کی صفت ہو
مگر تو اس سے اس کا کچھ تعلق ہے اور نہ ہی حول و جلال کا
بہی کچھ ربط ہے

(۹۴) هل لکم من کتاب غیرہ فحوضا فیه فتشوا
و قور ولا (۱۲:۷) اس فقرے کا مطلب یہ ہے اے عرب
مسلمانو! کیا تمہارے پاس قرآن شریف کے بعد کوئی اور بھی کتاب
ہے۔ نہیں تو تم اس میں گید کرو اور اسی کا خاکہ اڑاؤ۔ پہلے دو

۱۳۷

حکم تو تسلیم ہو سکتے ہیں مگر تیسرے پر عمل درآمد کرنا مشکل ہے اس
کے علاوہ محض ضوا کا استعمال اصولی طور پر بالکل ہی غلط
(۹۵) هل من صحیفۃ عندکم من دون القرآن فلتقرحوا
لنارہ (۱۳:۷) اس فقرے میں مشرقی نے مسلمانوں کو نارک قرآن
سمجھ کر کسی دوسری آسمانی کتاب کا پر وقار دیا ہے اور اعلان
کرتا ہے کہ وہ کتاب ہمارے پاس لاؤ۔ تاکہ ہم بھی دیکھیں کہ
خدا تعالیٰ نے اس میں کیا کچھ احکام آمارے ہیں۔ مگر یہ تحلیل بالکل
خیالی ہے اس کی حقیقت کچھ نہیں اور البتہ اعلان انباء علیہم السلام
کیا کرتے ہیں دوسرے کا کوئی حق نہیں۔

(۹۶) ان الصحف القدیمۃ والکتب المقدسۃ کلہا

غیرت معناً وغاب اصلہا (۸:۸) اس فقرے میں مشرقی
نے بتلایا ہے کہ تمام آسمانی کتابیں بخودی طور پر تبدیل ہو چکی ہیں اور
اصلی احکام الہی مفقود ہو چکے ہیں۔ اس لئے قرآن شریف بھی
اس زور سے نہیں بچ سکا۔ اس واسطے ضرورت ہے کہ دوبارہ قرآن
شریف میں غور کیا جائے پتہ سچ لکھا ہے

(۹۷) تجسس فی سوا طہ العلم الجدید الذی لہدکم

الاصطلاح مستقیم (۱۱:۸) قرآن شریف میں علوم جدیدہ کو
پیش نظر رکھ کر غور سے پڑھو اور وہ علوم جدیدہ صراط مستقیم کا
راستہ بتلا دیجئے۔ اس فقرے میں دو خامیاں ہیں، اول
قرآن شریف کے لئے تجسس کا استعمال اور وساطت کا
لفظ ذریعہ کے معنی میں لینا قرن قریب میں نہیں ہے دوم علوم جدیدہ
کو صراط مستقیم کا رہنما بنانا صاف اقرار ہے اس بات کا کہ قرآن

شریف صراط مستقیم کی رسی نہیں کرتا

(۹۸) واللہ میدی ان یحفظکم من الطغوت ومن شنت

(۴۰۸) خدا تم کو بت پرستی سے محفوظ کرنا چاہتا ہے اور پرالگدی

سے شنت کا لفظ غیر متعل ہے

(نوٹ :- اس مقام پر مشرقی نے مسلمانوں کو توحید کی اس طرح

دعوت دی ہے جس طرح کہ حضور صلعم نے کفار مکہ کو دی تھی

یہ مرض صرف اسی میں پیدا نہیں ہوا بلکہ اس سے پیشتر مسیح

نوادینی اور مسیح ایرانی میں بھی پیدا ہو چکا ہے اب ناظرین خود

فیصلہ کریں کہ مشرقی کہاں تک حق بجانب ہے۔

سلف صالحین کی تعریف اور موجودہ مسلمانوں کی نفرت

(نوٹ :- صفحہ ۷ سے یہ مضمون شروع کیا ہے کہ پہلے مسلمان

دنیا پر حکمرانی کیا کرتے تھے اور آج مسلمان روئے زمین پر

حکمران نہیں ہیں اس لئے وہ مغضوب علیہم کافر مشرک، بنی پرست

اولیاء پرست اور طاغوت پرست ہو چکے ہیں اور زمین و آسمان

سے ان پر عذاب آ رہے ہیں اور بڑی مشکل یہ ہے کہ جن کی

یہ عبادت کر رہے ہیں وہ بھی ان سے سزا میں طبعی خطرناک

یہ بات ہے کہ ان کے لئے استغفار کرنے کے لئے کبھی بھی

تیار نہیں ہوں اس لئے تم ہمیشہ ہی عذاب میں گرفتار ہو گے اور

اگر اس عذاب سے نجات بھی چاہو گے تو نہیں نہیں ملنے کی

اس مضمون میں مشرقی نے دو اخلاقی جرم کئے ہیں پہلا یہ کہ اس

نے اپنے آپ کو مسلمانوں کے سامنے اس طرح پیش کیا ہے

گو یا خدا کی طرف سے وہ خلیفہ الدین کہ مسلمانوں پر سلطان کیا گیا

ہے اور ان کی فلاح و بہبودی یا سزا و عذاب کا ایسی وساطت

سے فیصلہ کیا جائے گا۔ اور یہ ایسا دعویٰ کہ صحیح العقول پیش

نہیں کر سکتا۔ دوسرا جرم یہ ہے کہ اسلامی تاریخ میں مبتلا

رہی ہے کہ مسلمان کبھی بھی تمام روئے زمین پر حکمران نہ تھے

اور اب بھی سلاطین اسلام قریباً اتنی ہی زمین پر قابض ہیں

جب زمین پر کہ سارے سلف صالحین قابض تھے۔ مثلاً

افغانستان، ایران، ترکستان، عرب، مصر اور افریقہ و ایشیا

کی دیگر چھوٹی چھوٹی ریاستیں، اور بالخصوص ہندوستان میں

اسلامی ریاستیں اس بات پر شاہد ہیں کہ مسلمان اب بھی زمین

پر حکومت کرنے سے محروم نہیں ہیں پس ان تمام امور کو

نظر انداز کر کے یہ کہہنا کہ مسلمان چونکہ حکمران نہیں رہے

اس لئے وہ کافر مشرک اور ناک عمل بالقرآن ہیں صرف

غلطی نہ ہوگا۔ بلکہ مشرقی کی خوش فہمی کا ایک بین ثبوت ہوگا

(۹۹) اصلی علی السلف (۸۱۸) واحد کلم کا صیغہ استعمال

کرنا خلاف تہذیب ہے اور اس جرم کا ارتکاب مشرقی نے

انبیاء علیہم السلام کے متعلق بھی کیا ہے کہ لا افرق بینہم

حالانکہ تمام مسلمان سب کو منجانب اللہ سمجھتے ہیں۔ اور سلف

صالحین پر سلام بھیجتے ہیں مشرقی کی تخصیص کی کوئی وجہ نہیں

(۱۰۰) انتبعوا الانبیاء الکبار (۸۰۸) اس فقرے میں کبر کا لفظ

غیر موزوں ہے

(۱۰۱) الذین صدقوا ولہم دیزلوا ولہم لیتھزوا (۹۰۸)

تین فقرے سلف کی تعریف میں لکھے ہیں مگر ایسے بدنام ہیں کہ

گویا کوئی شخص یوں کہے کہ ہمارے سر صاحب بہت شریف آدمی

ہیں نہ وہ چوری کرتے ہیں نہ وہ زنا کرتے ہیں۔

(۱۰۲) واستاجرو القومہم (الحزب ۴: ۸) انہیں نے اپنی

قوم کے لئے غرت کرایہ پر لی تھی۔ مگر یہ نہیں بتایا کہ کس سے

کرایہ پر لی تھی۔

خاکساری مذہب، مولانا طور احمد صاحب بکوی کی

ایک معرکہ الٹا تقریر جس نے خاکساری حلقوں میں جل چل پیدا کر

دی ہے اور جس کا جواب آج تک خاکساروں کی طرف سے شائع

نہیں ہوا۔ قیمت ایک پیسہ فی سینکڑہ غیر

حقیقت تشبیح، شیعوں کے مشہور مسئلہ فقہی کی حقیقت اور

ازروئے مذہب شیعہ اس کی اہمیت واضح کر کے یہ ثابت کیا گیا کہ

کہ شیعوں کے مذہب کا تمام زرد و مداح جوٹ پر ہے قیمت ایک

فی سینکڑہ پانچ روپے۔

منہج جریہ شمس الاسلام بھیرو (نخایہ)

امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ

(از حافظ مولوی سید محمد علی صاحب مظاہری خالقاہ و حمانہ سہانپور)

حب کہ کرتا ہے ثنا خود ہی خدائے فاروقؓ
راحت جاں سے تمنائے لقائے فاروقؓ
طوطی خامہ ہوا نغمہ سرا ئے فاروقؓ
خامہ صدق سے مصروف ثنا ئے فاروقؓ
اس لئے نکلے تھے تلوار لگائے فاروقؓ
قتل کرنے کو انہیں گھریں درگئے فاروقؓ
ہیبت حق سے رہے سر کو جھکائے فاروقؓ
لطف اذن ہوئی طبع صفا ئے فاروقؓ
ناب پھر فرقت حضرت کی نہ لائے فاروقؓ
دار ارقمؓ کی طرت راہ نما ئے فاروقؓ
نورا سلام سے پھیلے گی صنبا ئے فاروقؓ
یا کہ خود اپنا ہی سر نذر کولائے فاروقؓ
اپنے اعزاز پہ پھولے نہ سمائے فاروقؓ
زہے فرخند گئی بخت رسائے فاروقؓ
حق سے حضرت کی دعا نھی یہ برائے فاروقؓ
دین اسلام پہ ایمان جو لائے فاروقؓ
بعد صدیق رضہ نہیں کوئی سوائے فاروقؓ
روکش روضہ فردوس ہے جائے فاروقؓ
عزت افزائے خلافت ہوئے پائے فاروقؓ

ہم سے کیوں کر ہوا ادا وصفت و ثنا ئے فاروقؓ
موجن کلشن دل میں ہے ہوائے فاروقؓ
تا کرے کلشن قرقطاس ہے گلزار صفات
جلوہ زاہر سر قرقطاس ہے گلزار صفات
تا کہیں بے ادبی فخر رسالت کے حضور
راہ میں حب ہوا ظاہر انہیں ہمیشہ کا حال
لیک واپ حضرت جناب سے ظہر سنگد
قلب آگینی و اعجاز کلام حق سے
دل پہ اس درجہ ہوا سورہ ظہر کا اثر
آخر الامر اٹھے حضرت جنابؓ کہ ہوں
کس کو معلوم تھا خود جا کے یہ قرباں ہونگے
یا تو لینے کے لئے نکلے تھے سر سرور کا
اٹھ کے خود ان سے بغلیگر ہوئے فخر رسلؐ
فخر عالم کی دعا سے ہوا ایمان نصیب
ہوتے کیونکہ نہ بھلا حلقہ بگوشش اسلام
علی الاعلان لگی پھر تو عبادت ہونے
جانشین ختم رسالت کا تبصریح حدیث
عرش کے نور سے حاصل ہے اسے قربت خاص
جادہ شرع پہ منہاج نبوت پہ چلے

عین ایمان ہے دلا اور اطاعت انہی
کیوں نہ ہو خواجہ دل و جاں سرفدائے فاروقؓ



ٹاہر کا خط عبداللہ بن طاہر کے نام

خاندان عباسیہ کے نامور خلیفہ مامون کی زندگی کے سنہری واقعات سے دنیا باخبر ہے چونکہ یہ ایک ضروری امر ہے کہ ہر حکمران کی مذہبی اور اخلاقی قوت کا اثر اس کے عمال سلطنت پر پڑتا ہے اور ملک کا ہر چھوٹا بڑا حاکم بلکہ رعایا کا ہر فرد نیک بادشاہ کی اصول پرستی سے متاثر ہوتا ہے چنانچہ خلیفہ مامون کے مشہور جنرل طاہر کے بیٹے عبداللہ بن طاہر کو جب مامون نے اس کی خدمات کے صلہ میں مصر کا گورنر بنا دیا تو اس قدر کے وقت اس نے عبداللہ سے مخاطب ہو کر کہا کہ گو شخص اپنی اولاد پر جن ظن رکھتا ہے مگر طاہر نے ہندوستانی تعریف ہندوستانی قابلیت سے بہت کم کی ہے طاہر نے جب یہ خوشخبری سنی تو اس نے بیٹے کو ایک طویل خط لکھا جو امور سلطنت اور سیاسی و مذہبی پس منظر و نصاب سے پُر تھا یہ خط اس قدر مقبول عام ہوا کہ مامون نے اس کی نقلیں ارکان حکومت و حکام سلطنت کے پاس بھجوائیں اور اس خط کو ایک دستور العمل کی حیثیت دی گئی۔ علامہ ابن خلدون نے تاریخ میں اس خط کو کچھ درج کیا ہے۔ تاہم شمس الاسلام کے لئے ذیل میں اس کا مطلب خیر ترجمہ درج کیا جاتا ہے (مؤبرا)

سمجھنے کے لئے اپنے دماغ پر زور دو اور عقل و فہم سے اچھی طرح کام لو۔ یہ وہ اصول ہیں جن پر ہندوستانی زندگی کا مدار ہونا چاہیے میں دعا کرتا ہوں کہ خدا تم کو ان اصولوں پر عمل کرنے کی توفیق دے اور تم اس پر عمل کرنا لازم جانو اور اپنے تمام کاموں کی بنیاد انہی اصولوں پر رکھو، پانچ نمازیں جو خدا نے تم پر فرض کی ہیں ان کو ٹھیک وقت پر اور جماعت کے ساتھ ادا کرو، وضو اور طہارت کے جو شرائط ہیں ان سب کا لحاظ رکھو نمازیں جو ستویں پڑھو ان کو آستہنگی اور تیریل کے ساتھ ادا کرو رکوع اور سجدہ کرنے میں کوئی گھبراہٹ نہیں ہونی چاہیے جو صلیک نماز کے ختمے ارکان ہیں ان سب کو نہایت اطمینان سے انجام دو جو لوگ تمہارے مصاحبوں اور ندیموں میں داخل ہوں یا تمہارے خدمتکار اور ملازم ہوں ان کو بھی اس بات کی ترغیب دو کہ وہ جماعت کی نماز پڑھا کریں۔ نماز سے حبیب کہ خدا نے فرمایا ہے نیکیوں کی تحریک ہوتی ہے اور انسان بدلیوں اور گناہوں سے محفوظ رہتا ہے تم بھی لازم ہے کہ سو بخدا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی کرنا اور افعال و اشیا میں اور سماعت صالح کے طریقہ زندگی کو اختیار کرو جب کوئی مشکل کام پیش آئے تو خدا سے دعا کرو کہ وہ تمہیں حل کرنے کی توفیق دے اور وہ سپینو سمجھائے جو ہر امر نیک ہو پھر اس بات کی کوشش کرو کہ وہ کام ایسے طریقہ سے انجام دیا جائے جو خدا کے احکام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ

میرے عزیز بیٹے! میں سب سے اول تم کو یہ نصیحت کرتا ہوں کہ تم ہمیشہ خداوند کریم سے ڈرتے رہو جو ایک ہے اور جس کا کوئی شریک نہیں ہے تم کو رات دن اس بات کی کوشش کرنی چاہئے کہ اس کی مرضی پر چلو اور اس کے غصہ سے ڈرتے اور کانپتے رہو تمہارا فرض ہے کہ تم اپنی رعیت کی نگہبانی اور حفاظت میں شب و روز سرگرم رہو جو صحبت اور نذر پرستی خداوند کریم نے تم کو عنایت کی ہے اس کو غنیمت سمجھو اور آخرت کو پیش نظر رکھو یاد رکھو کہ ایک دن تم خدا کے حضور میں جاؤ گے اور تم سے تمہارے افعال کی نسبت سوال کیا جائیگا۔ اس لئے جو کام تم شروع کرو راہی طرح انجام دو کہ قیامت کے دن تم کو خدا پر الہی میں گرفتار نہ ہونا پڑے یاد رکھو کہ خدا نے تم پر احسان کیا ہے اور رعیت کیساتھ مہربانی سے پیش آنا تم پر واجب کیا ہے تم خدا کے بندوں پر حکومت کرنے جو تم پر لازم ہے کہ ان کے ساتھ انصاف کرو اور اس کا پورا پورا حق ادا کرو اور اس کے حدود سے سر مو تجاوز نہ کرو دن کی عزت و جان مال کی حفاظت کرو۔ ملک میں امن و امان قائم رکھو اور اہل ملک میں عام راحت و آسودگی پھیلاؤ۔ خدا نے جو فضل تمہارے ذمہ واجب کئے ہیں ان کے انجام دینے یا نہ دینے کی نسبت تم سے ضرور ایک دن باز پرس کی جائیگی اور ہندوستانی نیکیوں اور بدلیوں کا موازنہ کیا جائیگا اور ان کا تم کو بدلہ دیا جائے گا۔ پس تمہارے لئے یہ کہ اس بات کے سوچنے اور

وسلم کی ہدایتوں اور نصیحتوں کے خلاف نہ ہو اس کے بعد اس کام پر غور و فکر اور انصاف کو کبھی اور کسی معاملہ میں ہاتھ سے نہ دو ہر حال میں جو تمہارے عزیزوں اور دوستوں سے تعلق رکھتا ہو یا اجنبی لوگوں کے متعلق ہو انصاف کے موافق فیصلہ کرو۔ اس کا بالکل خیال نہ کرو کہ تم اس فیصلہ کو پسند کرتے ہو یا پسند کرتے ہو۔ شریعت کے عالموں اور قرآن مجید پر عمل کرنے والوں کو سب لوگوں پر ترجیح دو اور ان کو اپنی صحبت میں شریک کرو۔ کیونکہ ایک انسان کے لئے جو چیز سب سے بڑھ کر مایہ ناز ہو سکتی ہے وہ دینداری اور خدا شناسی ہے یہ وہ چیز ہے جو نیکیوں اور بھلائیوں کی ہدایت کرتی ہے اور ملک برائیوں اور بدلوں سے باز رکھتی ہے جب پروردگار کسی انسان کو نیکی کی توفیق دیتا ہے تو وہ خدا کی عظمت اور جلال کو ہمیشہ پیش نظر رکھتا ہے اور آخرت میں بلند ترین درجات پر پہنچنے کی تمنا کرتا ہے۔ اگر تم بھی اس ہدایت پر عمل کرو تو آخرت میں روحانی ترقی تم کو نصیب ہوگی۔ دنیا میں تمہارے ساتھ عزت و توقیر سے پیش آئیگا۔ تمہارا رعب اہل دنیا پر طاری ہوگا وہ تمہارے ساتھ عزت اور الفت سے پیش آئینگے اور تمہارے انصاف پر بھروسہ کریں گے۔ ہر ایک کام میں جس کو تم شروع کرو باختم دو اعتدال کو کبھی ہاتھ سے نہ دو اور ہمیشہ خیر الامور اور سطر پار عمل کرو، افراط و تفریط سے بچنا ہر کام میں توسط اختیار کرنا ایسا عمدہ طریقہ جو کہ اس سے زیادہ مفید اور عمدہ اور اطمینان بخش کوئی طریقہ نہیں ہے اعتدال ہدایت کی طرف رہبری کرتا ہے اور ہدایت اس بات کی دلیل ہے کہ خدا نے خوش قسمتی اور کامیابی کا منظر اس شخص کی آنکھوں کے سامنے پیش کیا ہے جو ہدایت کے طریقہ پر چلتا ہے۔ اعتدال ہی ہر مذہب کا مدار ہے اور شریعت بار بار اس کی تاکید کرتی ہے تم بھی دنیا میں اعتدال اور توسط کو اختیار کرو۔ عزیز بیٹے! تم عینہ آخرت کی طلب میں رہو اور نیک کام کرنے پر ہمیشہ آمادگی ظاہر کرو اور یاد رکھو کہ نیکی میں کوشش کرنے کی کوئی انتہا نہیں نیکی کرنے سے کوئی مقصد اس کے سوا نہیں ہے کہ تم خدا کی خوشنودی حاصل کرو۔ اور آخرت میں خدا کے دوستوں اور اس کے نیک و مقبول بندوں کا قرب تم کو حاصل ہو اگر تم اعتدال اور توسط اختیار کرو گے۔ تو دنیا میں تمہاری عزت ہوگی اور گناہوں اور بدلوں سے بچو گے۔ اس سے بہتر کوئی طریقہ ایسا نہیں ہے جس سے

انسان کے تمام کام درست ہوں پس تم کو بھی اسی طریقہ پر چلنا چاہیے تاکہ تمہارے سب کام درست ہوں اور تمہاری عزت اور وقعت لوگوں کی نگاہوں میں زیادہ ہو۔ خدا کی نسبت تم ہمیشہ نیک گمان رکھو تمہاری رعیت بھی ہمیشہ تمہاری نسبت نیک گمان رکھے گی۔ ہر کام میں خدا سے غرور و نیاز کے ساتھ التجا کرنے کو اپنی کامیابی کا ذریعہ تصور کرو تاکہ ہمیشہ اس کی نعمتیں اور برکتیں تم پر نازل ہوں۔ شریک کی نسبت جس کو تم کوئی کام سپرد کرو نیک گمان کرو اور بغیر کسی مقول وجہ کے اس کے کام کی نسبت بدگمانی نہ کرو۔ تمہارا فرض یہ ہے کہ الزام لگانے سے پہلے ہر کام کا امتحان کرو۔ اور اس کی حقیقت معلوم کرو یہ میں نے اس لئے کہا کہ لوگوں کی نسبت بدگمانی کرنا اور ان پر سچا طور سے الزام لگانا شریعت میں سخت گناہ ہے پس تم اپنے دوستوں اور ملازموں کے ساتھ ہمیشہ حسن ظن سے پیش آؤ۔ بغیر حقیقت کے کبھی ان کاموں کی نسبت بدگمانی نہ کرو اور ان پر الزام نہ لگاؤ و دیکھنا شیطان تمہارے طریقہ زندگی میں کوئی رخنہ نہ پائے ورنہ تمہاری اولیٰ کمزوری کو کافی سمجھ گا۔ اور تم کو بدگمانی میں ڈال کر غم میں مبتلا کر دیگا۔ اور تمہارے عیش کو کھرا اور تمہاری زندگی کو تیرہ ڈنار کر ڈالے گا خوب سمجھ لو حسن ظن سے ایک عجیب طاقت اور راحت انسان کے دل میں پیدا ہوتی ہے اگر تم لوگوں کی نسبت نیک گمان نہ کرو گے تو تمہاری تمام خواہشیں پوری ہوگی اور سب کام درست رہینگے۔ اور تمام لوگ تم سے محبت کریں گے۔ مگر یہ بھی خیال رہے کہ اگر محض حسن ظن پر بھروسہ کرو گے اور اپنے ملازموں کے ساتھ حد سے زیادہ مروت اور مہربانی سے پیش آؤ گے اور ان سے باز پرس نہیں کرو گے اور اپنے کاموں پر نظر نہیں رکھو گے تو اس کا انجام یہ ہوگا۔ کہ تمہارے سرانظام میں خلل آجائیگا۔ اور تمہارا ہر کام نادرست ہوگا۔ تمہارا فرض ہے کہ اپنے ماتحتوں اور ملازموں کے کاموں پر نظر رکھنے اور رعیت کے باب میں احتیاط کرنے اور انکی اصلاح و بہبود پر متوجہ ہونے اور ان کی ضرورتوں اور حاجتوں کو پیش نظر رکھنے کو سب کاموں سے زیادہ مقدم سمجھو۔ یہ وہ طریقہ ہے جس سے دین و دنیا قائم رہتی ہے۔ اور سنت نبوی زندہ ہوتی ہے۔ جب تم اس طریقہ پر عمل کرو۔ تو اپنی نیت کو ہر حال میں خالص رکھنا۔ عزیز بیٹے!

تم گوسب سے پہلے اپنے نفس کی اصلاح کرنی چاہیے اور ہمیشہ اس بات کو پیش نظر رکھنا چاہیے کہ کل تم سے تمہارے برے اور بھلے کاموں کی نسبت سوال کیا جائیگا۔ برائیوں پر تم کو سزا دی جائیگی اور نیکوں پر تم انعام پاؤ گے۔ خدا نے دین کو دینا کے اسن اور حفاظت اور اہل دنیا کی بہبود اور آسائش کے لئے پیدا کیا ہے۔ پس تمہارا فرض یہ ہونا چاہیے کہ تم جن لوگوں پر حکومت کرتے ہو ان کے ساتھ دینداری کے طریقہ سے پیش آؤ۔ اور شریعت کی ہدایتوں کے بموجب ان سے میناؤ کرو۔ خدا نے جرائم کی جو حدیں قائم کر دی ہیں انکو جاری کرو اور پھر ہوں کو ان کے جرموں کے موافق سزا دو اور اس میں ذرا غفلت اور کوتاہی نہ کرو اگر تم بھروسہ اور بدکاروں کو سزا دینے میں تامل کرو گے تو عام آدمی تمہاری نسبت بدگمانی کریں گے اور ان کا خیال تمہاری نسبت اچھا نہیں رہیگا۔ دین کے احکام پھیل کرنے میں تم ہمیشہ اس بات کا خیال رکھو کہ جو بائیس واضح اور روشن ہیں ان کو اختیار کر دو اور جن باتوں میں شبہ ہو ان کو بالکل ترک کر دو اس سے فائدہ یہ ہے کہ تمہارا ایمان قائم رہے گا اور تمہاری دینداری میں کوئی فرق نہیں آئیگا جب تم کوئی معاہدہ کرو تو اس کو ضرور پورا کرو اگر کسی آدمی سے نیکی اور بھلائی کا وعدہ کرو۔ تو اس کا پورا کرنا بھی تم پر لازم ہے۔ نرمی کی باتوں کا ہمیشہ نرم جواب دو۔ اپنی رعیت کے عیبوں سے ہمیشہ چشم پوشی کرو۔

جھوٹ بولنے اور غریب کی باتیں کرنے سے زبان کو بند رکھو۔
جو لوگ جھوٹ بولنے اور غریب کی باتیں کرنے کی عادت رکھتے
ہوں۔ ان سے تم ہمیشہ دشمنی رکھو چغل خوروں کو بد گوئی اور غیبت کی
سنراؤ۔ کیونکہ ایسے آدمیوں کو صحبت میں رکھنے اور انکو جھوٹ
بولنے پر حیرت دلانے سے تمہارے موجودہ اور آئندہ کاموں میں
ضرر و خلل آئیگا۔ جھوٹ بولنا نام گناہوں کی ابتدا ہے اور تمہارا
اور غیبت کرنا انکی انتہا ہے چنانچہ آدمی کو کوئی دوست نہیں رکھتا
اگر جس شخص میں یہ یہودہ اور خراب عادت ہوتی ہے اس کا کوئی کام
پورا نہیں ہوتا۔ نیک چلن اور راستباز آدمیوں سے تم کو محبت کرنی
چاہئے۔ شر لفیوں کی اعانت کرو۔ مگر اسی حالت میں جبکہ وہ حق پر یوں
نکروں کی غم خواری کرو۔ رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک سے

پیش آؤ۔ غرضیکہ ہر ایک گروہ کے اور فرسم کے آدمیوں کے ساتھ
عہدہ بڑاؤ کرو۔ مگر سرفت اور سرعالت میں یہ خیال رکھنا چاہیے
کہ جو کچھ تم کر رہے ہو اس سے خدا کی خوشنودی اور اس کے احکام
کی فرمانبرداری کرنا مقصود ہے اور تم اپنے حسن سلوک کی جس بنا
اہل دنیا سے نہیں بلکہ آخرت میں خدا سے پاؤ گے۔ ناجائز ارادے
اور ظلم و ستم کے دلوے اپنے دلیں نہ پیدا ہونے دو۔ اور
اپنے تئیں ہمیشہ ان سے دور رکھو اور رعیت پر ظلم کرو کہ تم ظلم و ستم
نہیں کرو گے اور اپنے کسی ناجائز ارادے کو پورا کرنا نہیں چاہو گے۔
سیاست کیسا کہ ہمیشہ انصاف کو مد نظر رکھو۔ اور رعیت کے معاملات
کا جو فیصلہ کرو وہ ہمیشہ حق پر ہو۔ اور ان کی نسبت پہلے سے ایسے
معاملات حاصل کرو جو راہ راست سے تم کو منحرف نہ ہونے دیں۔
غصہ کی وقت ہمیشہ اپنے نفس کو قابو میں رکھو۔ اور محل اور برابری کو ہر
کام میں ترجیح دو۔ خود بینی اور غور سے اپنے تئیں محفوظ رکھو۔ اور کبھی یہ
خیال نہ کرو کہ میں جو حکومت کرتا ہوں جو چاہوں کر سکتا ہوں۔ کیونکہ یہی وہ
چیز ہے جس سے ارادہ کا فاسد ہونا اور خدا کی عظمت و حلال پر
یقین نہ ہونا ثابت ہوتا ہے۔ خدا کی نسبت تم سرفت اپنی نیت کو خالص
رکھو اور اس کی عظمت اور جبروت کو ہمیشہ پیش نظر رکھو اور یہ خوب جان
لو کہ اس دنیا کی حکومت خدا کے سوا کسی کے لئے نہیں ہے وہ جس کو
چاہتا ہے سلطنت اور حکومت عطا کرتا ہے اور جس سے چاہتا ہے
چھین لیتا ہے جو لوگ دنیا میں حکمرانی کرتے ہیں۔ اور سو گئی اور دوندی
میں ڈوبے ہوئے ہیں جب وہ خدا کی نعمتوں کی ناشکری کرتے ہیں اور
اس کے ساتھ نافرمانی اور سرکشی سے پیش آتے ہیں۔ تو بہت جلد ان
کی جہنمت اور ثروت پر زوال آتا ہے اور بدبختی کا غلاب ان پر نازل
ہوتا ہے۔ حرص و طمع کو اپنے پاس نہ آنے دو اور جو خزانے اور ذخیرے
تم جمع کرتے ہو وہ اس لئے ہونے چاہئیں کہ تم ان کو خدا روں میں
تقسیم کرو اور رعیت کی یہودی اور آسائش میں ان کو صرف کرو نہ کیوں
اور بھلائیوں میں انصاف اور عدالت میں رعیت کی اصلاح اور ملک
کی آبادی میں لوگوں کی جانیں محفوظ رکھنے اور مظلوموں کی فرمایا سننے
میں جہاں تک تم سے ہو سکے کوشش کرو۔ اور کبھی ان امور سے
غافل نہ ہو۔ جب دولت کے انہلنگ جاتے ہیں اور خزانوں میں روپیہ

بحث و مذاکرہ

جنگ اور مسیحی تعلیم

لندن کے ایک مشہور رسالے میں ایک مشہور پادری نے جنگ پر تبصرہ کرتے ہوئے نہایت حسرت کے ساتھ لکھا ہے کہ

”اگر خداوند یسوع کی تعلیم پر عمل کیا جاتا تو آج خونریزی کی یہ نوبت ہی نہ آتی۔ خداوند نے فرمایا تھا ”تو اپنے پڑوسی سے اپنی مانند محبت کر، مگر آج ایک پڑوسی دوسرے پڑوسی کو کھائے جا رہا ہے اور مسیح کی تعلیم کو بھلا دیا گیا ہے زیادہ تر انیسویں اس بات کا ہے کہ بڑے والی تو میں مسیحی تو میں ہیں یہیں اس امر کے اظہار میں بھی باک نہیں کہ ”تو اپنے پڑوسی سے اپنی مانند محبت کر“ کی تعلیم کو پس پشت ڈالنے کی ذمہ داری ہٹا اور اس کے مقابلہ عائد ہوتی ہے“

جنگ سے تو ہمیں بحث نہیں ہے تو مسیحؑ ان کی تعلیم اور تعلیم کے حاملین سے بحث ہے پادری صاحب فرماتے ہیں کہ حضرت مسیحؑ کی تعلیم ”تو اپنے پڑوسی سے اپنی مانند محبت کر“ کو ہٹلے پس پشت ڈال دیا ہے حالانکہ پادری صاحب خوب جانتے ہیں کہ ہٹلے نہ صرف مسیحؑ کی تعلیم کو بلکہ خود مسیحؑ کو پس پشت ڈال دیا ہے نازیوں کا اخبار ”ڈیٹسمر“ لکھتا ہے کہ:-

”یہودی جس یہودا خدا کی پرستش کرتے ہیں وہ ایک جرمِ پیشہ خدا ہے“

ڈاکٹر سیموئل لکھتا ہے کہ:-

”جیسے اس کے کہ روزانہ کی روٹی پر خدا کا شکر ادا کیا جائے جو ان بچوں کو سکھایا جاتا ہے کہ وہ ہٹلے کا شکر ادا کریں“

نازی لیڈر ڈاکٹر ایچلے لکھتا ہے:-

”خدا مسیح کے جسم میں ظاہر نہیں ہوا بلکہ ہٹلے کے جسم میں ظاہر ہوا“

جنرل لڈن ڈورٹ لکھتا ہے کہ:-

”مسیحیت کے جسم میں یہودیت کی روح سرایت کر چکی ہے اگر مسیحیت کو مار کر جس باشندوں کو زندہ کیا جاسکتا ہے تو اس میں سرگرمی

نہ کرنا چاہیئے“

یہ اقتباسات نورین انجیل کی کتاب سر لے گئے ہیں یہی نہیں کہ مسیح اور مسیحیت کا دشمن ہے بقول ڈاکٹر فرنیس:-

”ہٹلے تنہا ہے بالکل خدا کی طرح۔ بلکہ خدا اور ہٹلے میں کوئی

زیادہ فرق معلوم نہیں ہوتا۔ جان گنٹر کی کتاب جدید جمہوریت

انگلستان کی مسیحیت

یہ اقتباسات ہم نے اسلئے پیش کرے ہیں تاکہ ہٹلے کی حقیقت معلوم ہو جائے ہٹلے یہووا کا قائل ہے نہ مسیح اور ان کی تعلیم کا بلکہ نعوذا باللہ وہ خود مازی پادری کا خدا ہے اگر اس نے مسیح کی اس تعلیم کو کہ ”اپنے پڑوسی سے اپنی مانند محبت کر“ پس پشت ڈال دیا ہے تو اسپر آخر الزام کیا عائد ہو سکتا ہے؟ یہ تو پادری صاحبان کا تصور ہے کہ اسے اور اس کی پارٹی کو اب تک عیسائی سمجھے چلے جا رہے ہیں اور خدا بننے کے باوجود اس سے متوقع ہیں کہ وہ ”خداوند یسوع“ کو اپنا خدا تسلیم کرتا رہے گا۔ انیسویں ہے کہ پادری صاحب نے یہ تو کہ دیا کہ ہٹلے نے مسیح کی تعلیم کو پس پشت ڈال دیا ہے مگر یہ نہ بتایا کہ انگلستان نے کہاں تک اس کی پیروی کی ہے ناظرین کو ہم یہ سنکر حیرت کریں گے کہ انگلستان مسیح کی اس تعلیم کو کہ اپنے پڑوسی سے اپنی مانند محبت کر اس زمانے سے چھوڑ رکھا ہے جس زمانے میں مسیحی تعلیم سے اخوات قانون کی نظر میں سب سو بڑا جرم خیال کیا جاتا تھا۔ اوجس میں سزاؤں انسانوں کو محض اس سب پر شکنجوں میں کسا جاتا تھا کہ وہ مسیحی تعلیم کو قابل عمل تصور نہ کرتے تھے! چنانچہ سنہ ۱۸۱۰ء میں خود انگلستان کے اندر جان بیڈی کو الحاد کے جرم میں زندہ جلایا گیا اور پرنس آف ویلز نے اپنی آنکھوں سے اس نظارے کو دیکھا!

پارلیمنٹ اور عیسائی مذہب

سنہ ۱۹۱۵ء میں انگلستان کی ایک عدالت میں چارلس بومین کے ذریعہ

دے چکا ہے۔ اور ماؤس آف لادڈ کے حج کا فیصلہ کر انگلستان مسیح کی تعلیم کو پارلیمنٹ ہی کے فیصلے کے مطابق خیر باد کہ چکا ہے!

سیٹر تو مرتد ٹھہرا کہ نہ مسیح کو مانتا ہے نہ مسیحیت کو لیکن انگلستان جو مسیحی تہذیب و تعلیم کا دار و دار ہے وہی کون سا ایمان دار ہے۔ کہ دوسروں کو الزام دیا جائے۔ بلکہ نے جرأت کے ساتھ مسیح اور مسیحی تعلیم کو خیر باد کہہ۔ انگلستان منافقت کی راہ سے زبان سے اقرار کرتا ہے اور عمل کا یہ حال ہے کہ پارلیمنٹ تک نے کہ دیا کہ مسیح کی تعلیم کیلئے انگلستان میں کوئی گنجائش نہیں ہے!

بلائبہ یورپ اگر مسیح کی تعلیم پر عمل پیرا رہتا تو آج اسے یہ روز بد دیکھنا نصیب نہ ہوتا۔ مگر اس بارے میں ہمیں ایک کو الزام نہیں دیا جا سکتا۔ بلکہ کا خدا ستھیا راؤ لشد و مسیح کی تعلیم نہیں ہے انگلستان کا خدا ابھی تک مسیح ہے مگر اس کی پوری تعلیم کو وہ بھی دھکے دے چکا تو ایک جہلم ہے جس میں سب نگاہیں اور ایک غرض ہے جس نے سب کو اندھا بنا رکھا ہے! (راغزو از زمزم) مریضہ سہرا پرل سنہ

نے ایک مقدمہ دائر کیا تھا جس کی سماعت جسٹس جالس نے کی اور آفریں دعوے خارج کر دیا گیا۔ ورنہ انے اس کا مرفوعہ کورٹ آف اپیل میں کیا وہاں سے بھی خارج کر دیا گیا آخر یہ مقدمہ ماؤس آف لادڈ میں پیش ہوا جس میں آٹھ ججوں نے مقدمے کی سماعت کی، لارڈ سمر نے اس مقدمے میں جو فیصلہ دیا وہ آج بھی لندن کی اپیل رپورٹ میں بیکجا جاسکتا ہے آپ نے اپنے فیصلے میں لکھا کہ پہلے انگلستان کا قانون مسیحی قانون تھا مگر پارلیمنٹ کے فیصلے کے مطابق اب انگلستان کا قانون مسیحی قانون نہیں رہا۔ لارڈ مھوٹ کے مندرجہ ذیل الفاظ قابل غور ہیں:-

”یہ حکم کہ چری ست کر آج تک ہمارا قانون ہے۔ مگر یہ حکم کہ تو اپنے پڑوسی سے اپنی مانند بھت کر“ ہمارے قانون کا کوئی حصہ نہیں ہے! مسیحیت نے غلامی کی حمایت کی ہے۔ مگر انگلستان میں غلامی کی حمایت کے لئے کوئی قانون نہیں ہے“

گویا انگلستان جو سب سے زیادہ مسیح اور مسیحیت کا پرستار ہے وہ حضرت مسیح کی تعلیم کو کہ تو اپنے پڑوسی سے اپنی مانند بھت کر مدت ہوئی کہ طلاق

مبارکہ پاکٹ بک مولانا عبد الکریم صاحب مولوی فاضل پٹنہ مبارکہ کے نام نامی سے سر پڑھا لکھا آدمی واقف ہے مولانا مدد و نادرانوں کے زبردست مبلغ تھے۔ آپ نے قادیانیت سے قطع تعلق کے بعد قادیان کے سرستہ رازوں کا انکشاف اس جرأت سے کیا کہ قادیان کے دروہوں اور گئے پیرزادوں کے قصے خلافت میں مل چل مچ گئی۔ آپ نے حال ہی میں پیرزادوں کی ایک بک کے جواب میں سالہ پاکٹ بک تصنیف فرما کر مسلمانوں پر احسان عظیم فرمایا ہے۔ ساڑھی نہایت خوشنما جلد پر سنہری حروف میں کتاب کا رد و نشین پیر ایس بطریقہ دیکھا گیا ہے مولانا مدد و نادران قادیانی لٹریچر سے خاص واقفیت رکھتے ہیں اس لئے یہ کتاب بلجین اسلام کے لئے بیحد مفید ثابت ہوگی، قیمت ۸

برق آسمانی جس میں میرزائے قادیان کی اپنی قلم سے اسکے سوانح و عقائد عبادات و معاملات و کارنامے تفصیل کے ساتھ درج کئے گئے ہیں علامہ نور الدین اور میرزا محمود کے سوانح حیات اور ان کے عقائد وغیرہ بیان کرنے کے بعد علامہ جٹ مسیح علیہ السلام پر عقلی و نقلی دلائل جمع کئے گئے ہیں اس کتاب نے پیرزادوں کا ناطقہ بند کر دیا گیا ہے۔ رعاشی قیمت ۸

ہدایات القرآن عیسائیوں کے مشہور سالہ حقائق قرآن کا مہینہ ۲ نیز اسی سالہ کے ذیلیہ پیرزادوں کے مغالطات بھی دیکھ سکتے ہیں عیسائی لاکھوں کی تعداد میں ”حقائق قرآن“ کو ہر سال مفت تقسیم کرتے ہیں لہذا ہدایات القرآن کی وسیع اشاعت نہایت ضروری ہے، قیمت صرف ایک آنہ

مینجر جریدہ شمس الاسلام بھیرہ پنجاب

حسینا کتاب اللہ

(از جناب شیخ صاحب خفی نقشبندی، محب دی)

ہے صحابہؓ کی منقبت دل خواہ
راہ پر آئے تاکہ ہر گمراہ
جس سے بے تاب تھے رسول اللہ
سب کے سب جمع تھے بحال تباہ
پیشانی کے روز بولے شاہ
وہ نوشتہ کہ تم نہ ہو گمراہ
ہر طرف تھے بلند نعرہ آہ
جسکے معنی ہیں حجب کے واللہ
کہ سہیں ہم غم جدائی آہ
یا بنی حسینا کتاب اللہ
جب سنا یہ جواب خاطر خواہ
ورنہ باز آتے کب وہ عالی جاہ
کیونکہ حضرت عسکر تھے حق آگاہ
یَوْمَ اكْمَلْتُ دِينَكُمْ لے گواہ
ابن خطاب شاہ عدل پناہ
اور پھر حضرت عسکر کی نگاہ
ایسے قدسی صفات تھے واللہ
رشتہ کرتے ہیں جیسے مہر و ماہ
ان سے رکھتے ہیں جو عداوت آہ
نئے حقیقت میں یہ عظیم گناہ

بعد حمد خدا نے لغت بنی
اب میں لکھتا ہوں قسم قرطاس
مرض الموت کی وہ شدت تھی
جاں نثاران سید عالم
چار دن تھے وصال میں باقی
لاؤ کاغذ قلم کہ میں لکھ دوں
اس کو سنتے ہی پرج گیا کھرام
لفظ بھجرا کا کوئی بول اٹھا
یعنی کیا وہ گھڑی بھی آ پہنچی
فرط رافت سے بول اٹھے فاروقؓ
پھر تو مسرور ہو گئے حضرت
تھا فقط امتحان ہی مقصود
اترے اس امتحان میں کامل
کوئی تحسیر کی نہ حاجت تھی
واہ کیا صاحب فراست تھے
دور راہو تے ہی ہیں رمز شناس
رائے پر ان کی وحی آتی تھی
رنج پہ نور خدا کی سے وہ ضیا
کیا خدا کو وہ منہ دکھا دینے
شان اقدس میں ان کی گستاخی

اے خدا بہر حضرت فاروقؓ
ہو تنیہا پر بھی اب کرم کی نگاہ

جواب طلب امور کے لئے واپسی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف، (منیجبر)

گناہوں کی دُسگاہ

وہی بت فروش ہی بت گری ہے سینا ہے یا صنعت آذری ہے

(از مولوی سید محی الدین صاحب شارق نلگینوی)

زعماء باطل کا
آئینہ جہاں نما

دور حاضر کی سب سے بلند ترقی زمانہ موجودہ کی نہایت کامیاب اور چار دانگ عالم میں تملک مجادیئے والی حیرت انگیز صنعت اور تعجب خیز ایجادیں ماکو سمجھا جاتا ہے جو ترقی جدید کے شیفینہ نوائے مغرب کے دلدادہ نوجوانوں کے نزدیک تاریخی واقعات کا علم کھل کرنے کے لئے بہترین ذریعہ ہوں کو تعلیم دینے اور اقوام عالم کو درسِ حیرت دینے کا اعلیٰ ترین وسیلہ ہے اخلاق و محبت، شجاعت و بہادری کے کارناموں کا مطالعہ کرنے کا آئینہ جہاں نما ہے اپنے آپکو منصفہ بنو و پر جلوہ گر کرنے کا واحد پلیٹ فارم ہے۔

سینما کی حقیقت

لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس دور کے لئے سینما ہی وہ برباد کن اور تباہ کن ایجاد ہے جس نے انسان کی انسانیت کو فنا کر دیا ہے خرم خیا کو جلا کر خاک کر دیا ہے جس نے بچے سے لیکر نوجوانوں اور بوڑھوں کو اپنی دامنِ خضیچہ میں پھنسا کر ان کی عقل و فہم کا خاتمہ کر دیا۔ اخلاق و تہذیب کو باندھنا پر اڑا دیا، بے حیائی و بے شرمی، بد اخلاقی اور بد تہذیبی سرگرمیوں میں داخل کر دی ہے۔

اخلاق سوراخِ سلیم قوم اور وطن کے وہ بچے جنکو فطرت ہی سادگی اعلیٰ مقرر ہوئی جو اس دنیا میں صداقت اور راستی کے پانی سے اپنے مستقبل اور اپنی آئندہ زندگی کو سیراب کرنا چاہتے تھے جن کا مقصد حیاتِ تکمیل و روحانیت و دینی اخلاق و اصلاحِ اقوام عالم تھے وہ اپنے والدین کی تباہ کن غفلت اور برباد کن تساہل کی بدولت اپنے مستقبل کو سوانح بنا بیٹھے۔ اس دعویٰ کو ثابت کرنے کے لئے

کئی مقول یا مقول شواہد کی ضرورت نہیں بلکہ ہر اس پرخطر دور سے گزرنے والا اور اس لہریں والے لہجے فطرت سے طبع سلیم اور اور فیصلہ کن عقل و فہم ملے ہو۔ وہ متاثرہ کرتا ہے اور اچھی طرح سے

جانتا اور سمجھتا ہے کہ وہ بچے جن کو رات کے وقت اپنے گھروں میں رہ کر مطالعہ کتب میں مصروف یا اپنے کاروباری معاملات میں مشغول رہنا چاہیئے تھا وہ بازاروں کی سڑکوں پر پابند شدہ دوکانوں کے تختوں پر سینما کی سحر خیز اخلاق اور بیوقوفہ نقل و حرکت انار نے میں اپنی اسکان کی کشش صرف کرتے ہیں کوئی بھانڈی کی شکل بھرتا ہے کوئی اخلاق و جاسوس نگاروں سے محفوظ مانتا ہے کوئی جنگ و جدال سے اپنی باعثِ ننگ "بہادری" کا منظر سہ کرتا ہے کوئی شرابی کی نقل انار کرتا ہے آپ کو دوسرے پر گرانے کی کشش کرتا ہے کبھی وہاں کے خاندانِ شرم و تہذیب و واقعات سے اپنی خیالی دنیا میں مست ہو کر آئندہ زندگی کو برباد کرنے والی سلیبس سونپتا ہے غرضیکہ وہاں کی سر جائز اور ملوث نقل انار نے کی کشش کی جاتی ہے تو جس قدر گراں قیمت و قیمت سینما کے دیکھنے میں صرف ہوتا ہے اس سر کہیں رائد اس کی مشاقی اور حصول کمال محکوم میں ضائع ہوتا ہے۔

خرم خیا کو برباد کرنے کی کشش کی جاتی ہے وہ مزدور یا تاجر جو صبح سے شام تک محنت اور مشقت اٹھا کر اپنے پسینہ اور

خون کو ایک سنا کر ایک روپیہ یا آٹھ آنے کی مزدوری کرتا ہے شام کو سب سینما کی نذر کر دیتا ہے اس کو اس بات کا خیال بھی نہیں گزرتا کہ اس کے چھوٹے چھوٹے بچے دروازہ کی طرف نگاہ لگائے ہوئے بھوک اور فاقہ کا شکار ہونے والی خبر کے منظر ہو گئے وہ ختم براہ ہوں گے کہ ان کا مربی سامانِ زلیست لانا ہوگا لیکن یہ سچا نقشہ کے زلفِ سیاہ میں پھنسا ہوا تہذیبِ غرب کا مارا ہوا مجبور ہے

اگر آنکھیں حسینوں کو نہ دیکھیں تو دل کیا جانے کس جادوگر بائے

بچوں کا ہولناک مستقبل وہ بچے جو ابتدائی زندگی سے ایسے خطرناک ماحول میں رہنے کے عادی

حسرت و ایل نمبر ۲۶۵

یا اقتصادی ترقی کا خیال نہیں آتا، عورتیں شرم و حیا کا خاتمہ کر چکیں۔ بچے تعلیم اور ترقی سے محروم رہے گھر سے سینما کے اخراجات پورے نہ ہونے کی صورت میں چوری، تمار بازی، سٹریٹ غرضیکہ سب ناجائز دنیا پاک صورت اختیار کرنے پر مجبور ہو گئے۔ سینما ان کی زندگی کا لازمی جز بن گیا۔

نتائج سینما سینما کے وہ اسپیشل شو صرف عورتوں کے لئے ہوتے ہیں، ناممکن ہے کہ وہاں سے عورتیں بغیر نامحرموں سے تعلقات پیدا نہ کئے یا غیر مردوں کی دست برداری سے محفوظ رہنے واپس آجائیں یہ ہے وہ خیریت کا اثر جس نے قوم اور وطن کو تباہ کر دیا، جس نے ہندوستان کی اخلاقی اور اقتصادی دنیا کو برباد کر دیا جس نے آئندہ آنے والی نسلیں کو ناجائز زندگی بسر کرنے کا نہ بھولنے والا سبق سکھایا اور یہی ہے سینما کی اخلاقی دنیا کا بلند میاں چھوٹا تعلیم دینے کا اعلیٰ ترین کامیاب ذریعہ اور ترقی پسند کا عبرت آموز شاہکار جس نے اپنے غلط فہمی اور حیا سوز اثرات سے خیرین انسانیت کو جلا کر خاک بنا دیا۔

گر ہمیں موجودہ اس ایجاد کا عالم متام خواہ شد
(الارشد)

ہو گئے ہوں ناممکن ہے کہ بڑے ہو کر اپنی زندگی کو پاک و صاف طریقہ سے گزار سکیں ان کی ترقی بالکل محال ہے آئندہ زندگی کا درست ہونا امر باطل ہے اور ان کے تاریک مستقبل کا روشن ہونا عیسٰی الحصول ہے نیز وہ عورتیں اور لڑکیاں جو اپنے سر پر سنو اور شوہروں کی کوتاہ فہمی اور کم عقلی کے باعث سینما کے نظریہ مناظر کو دیکھ چکی ہوں ناممکن ہے کہ سینما کے گیت سے باہر نکل کر ان شیع اور باطل تصورات کو فراموش کر دیں خصوصاً وہ عورتیں اور لڑکیاں جو سینما کے دیکھنے سے قبل اس کے زیرِ لیے جراثیم برباد کن اثرات اخلاق سوز واقعات اور شرم و حیا کو بالائے طاق رکھنے والے انسانوں سے ناواقف تھیں آج سینما کو دیکھ کر ان کے دل میں آزادی اور بے پردگی کا خیال گزنا سینما کے اسٹیج پر لگانے والی عورتوں کو دیکھ کر ان کے دل میں ناچنے کا شوق پیدا ہوا، غیر مردوں کو اختلاط اور ارتباط پیدا کرنا، ان کی باطل زندگی کا نقشہ ذہن میں جما کر اس ہی طرح سے زندگی بسر کرنے کے لئے شوہروں کو مجبور کرنا ایک امر لازمی اور یقین اور ان کی زندگی کا جزو لا ینفک ہے۔

غرضیکہ آج اس بڑے اور پر آشوب زمانے میں سینما کا وجود اس قدر خطرناک اور ہولناک ہے جسکی بدولت روز و شب بچوں اور عورتوں کی زندگی برباد ہو رہی ہے۔ جن کے ذہن بجز سینما کے غلط تصورات کے صحیح لائحہ عمل سوچنے سے قاصر ہیں ان کے ذہن میں کوئی مذہبی یا قومی تجارتی یا

خاکساری فتنہ طبع چارم صفحات ۱۹۲، یعنی مشرقی کے عقائد اور اور اس کی تحریک کی اصلی اور عریاں تصویر پر باحوالہ جس کے مطالعہ کے بعد کوئی مسلمان اس تحریک کیساتھ وابستہ نہیں رہ سکتا۔ قیمت ۴۰ مخرج محصول ارقمیت فی سینکڑہ ۱۰۰ پچاس کتابوں کی قیمت آٹھ روپے علاوہ محصول لاک،

ہدایت القرآن عیسائیوں کے رسالہ حقائق قرآن کا مکمل جواب میرزا بھی عیسائیوں کے اعتراضات کا جواب مسلمانوں سے طلب کیا کرتے ہیں لہذا اس رسالہ نے دونوں مذاہب کا

ناطقہ بند کر دیا ہے قیمت ۱۰

قیمت تین روپے
پتہ منیجر شمس الاسلام بھیرہ رنجپ

آفتاب ہدایت مولفہ شیر اسلام مولانا ابوالفضل دہلوی اس کتاب میں مذہب شیعہ کی حقیقت کا مل طور پر واضح کی گئی ہے شیعوں کے جہل طاعن، شیعوں کی فقہ کے گھنواؤں مسائل شیعوں کے اصول و فروع اہل سنت کی صداقت پر قرآن و حدیث، اقوال ائمہ سادات و کتب شیعہ کے حوالہ سے اپر زبردست لاثیل بیان کئے گئے ہیں اس کتاب کی موجودگی شیعہ کے عقائد میں زبردست جبرہ کا کام دیتی ہے مجتہدین شیعہ اس کے جواب سے عاجز آچکے ہیں اشیعوں کے اعتراضات کے دندان شکن جواب دئے گئے ہیں